مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ ہجرت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت پیٹ درد اور پیچش کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف اور اسہال کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو علاج کے لئے لاہور گئے تھے ۔ آج واپس تشریف لے آئے ہیں۔ گو آپ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے ۔ لیکن زخم ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوا ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

جلد ۳۵ | ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ھ | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۲۰ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱۹

فریضۂ تبلیغ اور بعض علماء

ایک صاحب نے ہمارے پاس ایک خط اور اپنے تصنیف کردہ دو ٹریکٹ بھیجے ہیں ۔ اور لکھا ہے ان کا جواب دیا جائے ۔ سو جواب میں عرض ہے ۔ کہ ان ٹریکٹوں میں کوئی بات ایسی نہیں ۔ جس کا جواب پہلے نہ دیا جا چکا ہو ۔ اور ان میں کوئی گالی بھی ایسی نہیں جو پہلے بھی جماعت احمدیہ کے مقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ دی جا چکی ہو ۔

ہمیں افسوس ہے کہ احمدیت کے خلاف بعض مسلمانوں نے بھی وہی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے ۔ جو عیسائی پادریوں نے ایجاد کیا ۔ اور آریہ سماجیوں نے اپنا لیا ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ اصولی مسائل پر تو گفتگو نہ کی جائے ۔ بلکہ پیشوائے مذہب پر کیچڑ اچھالا جائے ۔ عیسائیوں اور آریوں سے جب اسلام کے مقابل دلائل میں کوئی بات بن نہیں آتی ۔ تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نعوذ باللہ بدزبانیاں شروع کر دیتے ہیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ناعاقبت اندیش علماء نے بھی احمدیت کے خلاف یہی روش اختیار کر رکھی ہے ۔ اور نئی نئی گالیاں ایجاد کر لینا ہی اپنا کمال تحقیقات سمجھتے ہیں۔

بعض محققوں کا قاعدہ ہے ۔ کہ خواہ مخواہ اعتراض تراش لیتے ہیں خواہ اپنی سمجھ اور عقل پر چوٹ ہی پڑے بعینہٖ اسی طرح ٹریکٹوں والے اس محقق صاحب نے بھی کیا ہے ۔ ہم ان صاحب سے عرض کرتے ہیں ۔ کہ وہ ایک دفعہ ان لوگوں کے اعتراضات پڑھیں ۔ اور نہیں تو کم از کم ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب ہی مطالعہ فرمائیں ۔ اور پھر جو رائے ان کی پنڈت جی کی قرآن فہمی کے متعلق قائم ہو سمجھ لیں کہ آپ کے ٹریکٹ پڑھنے کے بعد آپ کی احمدیت فہمی کے متعلق ہماری کیا رائے ہو سکتی ہے ۔ ایسے ٹریکٹوں کو دیکھ کر ہمیں زیادہ افسوس اس بات کا ہوتا ہے ۔ کہ بعض مسلمان علماء میں تبلیغ اسلام کا تصور ریا کاری ہے ۔ تو صرف اسی حد تک کہ مسلمانوں کی سب سے فعال تبلیغ کرنے والی جماعت یعنی جماعت احمدیہ کے راستہ میں روڑے اٹکائے جائیں یہ علماء احمدیت کے خلاف زہر چکانی کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہی اپنا بڑے سے بڑا تبلیغی کارنامہ سمجھتے ہیں۔

کاش یہ لوگ اپنے پیشروؤں کی ناکامیوں ہی سے کچھ عبرت حاصل کرتے ۔ اور سمجھتے کہ یہ اعتراضات اور یہ گالیاں اب فرسودہ ہو چکی ہیں ۔ مگر نہیں جس طرح عیسائی پادری اور آریہ پرچارک اصولوں میں شکست کھانے کے باوجود اسلام کے خورشید جہاں تاب پر خاک اڑانا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔ اسی طرح یہ لوگ بھی ان کی تقلید میں احمدیت کے خلاف بے فائدہ اپنی قوتیں ضائع کر کے سمجھتے ہیں ۔ کہ بڑا تیر مار رہے ہیں ۔ اگرچہ ان ٹریکٹوں میں کوئی بھی ایسی بات نہیں جو قابل اعتنا ہو ۔ مگر اس خیال سے کہ یہ نہ سمجھا جائے ۔ کہ ہم نے ان کے فرستادہ ناقابل مطالعہ باتوں کو سرے سے پڑھا ہی نہیں ۔ نمونہ کے طور پر ایک چیز اہل انصاف کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ جس سے معلوم ہوگا ۔ کہ یہ نقادان احمدیت عقل کے کتنے دشمن اور دیانتداری سے کتنے دور ہیں ۔ آپ نے ایک ٹریکٹ کے سر آغاز یہ شعر لکھا ہے :-

> عیسیٰ دوراں بنے دجال ہیں
> ہر طرف مارے انہوں نے جال ہے

اور نیچے حاشیہ میں یہ نوٹ دیا ہے ۔

"نظم میر ناصر نواب خسر مرزا کادیانی مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۱۴ صفحہ ۱)

اب یہ شعر اور نیچے کا نوٹ پڑھنے والا یہ اثر لے گا ۔ کہ حضرت میر ناصر نواب خسر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے نعوذ باللہ مخالفین میں سے تھے ۔ یہ اسی طرح کی بات ہے جس طرح کوئی حضرات عمر فاروقؓ اور ابو سفیان رضی اللہ عنہم کا قبل از اسلام کا کلام پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہے ۔ کہ یہ حضرات نعوذ باللہ کافر تھے ۔ ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر کم عقلی اور خلاف دیانت بات کیا ہو سکتی ہے ۔ حضرت میر ناصر نوابؓ صاحب نے یہ نظم اس وقت لکھی تھی ۔ جب آپ ابھی مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے تھے ۔ اس حالت میں لکھے ہوئے اشعار کو پیش کر کے ایسا نوٹ تحریر کرنا جس سے پڑھنے والے کو دھوکا لگ سکے ۔ راجپالی چال نہیں تو اور کیا ہے ۔ اگر آپ کے دل میں تحقیق حق کا جذبہ رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوتا ۔ تو آپ اس نوٹ میں کم از کم اس بات کی ضرور وضاحت کرتے کہ حضرت میر ناصر نوابؓ بعد میں تائب ہو کر مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے ۔ لیکن اگر اتنے ہی دیانتدار ہوتے ۔ تو آپ اس قسم کے ٹریکٹ لکھنے ہی کیوں بیٹھتے ۔ آپ کی زندگی کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ احمدیت کے خلاف سادہ دل مسلمانوں میں غلط فہمیاں پھیلا کر ان کو حقیقت سے دور رکھا جائے اور اپنا اثر و رسوخ پیدا کیا جائے ۔ لیکن

> اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اب یقیناً مسلمان ان کھلے فریبوں میں

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

۲۴ مئی کو قادیان میں بھرتی ہوگی

۲۴ مئی کو قادیان میں علاوہ فوج کے دیگر محکموں کے ملٹری پولیس میں بھی جس کا اعلان ۵ مئی کے الفضل میں کیا گیا تھا) کی بھی بھرتی ہوگی۔ جو تفصیلات ملٹری پولیس کے بارے میں دی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ذیل کے امور کا بھی خیال رکھا جائے۔ (۱) امیدوار آر۔ آئی۔ اے۔ آئی۔ اے۔ سی انفنٹری۔ سیپلائی میں سے کسی یونٹ کا ڈسچارج شدہ ہو۔ (۲) اس کا کیریکٹر Exemplary ہو۔ جن کے سرٹیفکیٹ پر very good لکھا ہے۔ ان کا نمبر اس کے بعد ہوگا۔ (۳) انسپکٹر اور سینئر انسپکٹر کی پوسٹ کے لئے اس موقعہ پر بھرتی نہ ہوگی۔ بلکہ اس پتہ پر فوراً درخواست کرنی چاہیئے۔

S.C.O. Defence Department
Secretareate Room No 61
Upper Black Simla.

چندہ توسیع کالج میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھنا ہے

توسیع کالج کے سلسلہ میں مبلغ ۲۳۸۹۸ روپے کے وعدے آئے ہیں اور وصولی ۸۵۲۵۲ روپے ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ جماعتوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور نظارت ہذا کے شائع کردہ اعلانات و تحریکات پر کوئی توجہ نہیں کی۔ اور نہ اس دو لاکھ کی رقم کے وعدوں اور وصولی کو پورا کیا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ کالج کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو مدنظر رکھ کر اس کمی کو جلد سے جلد پورا کر کے اس فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور حضور نے جو تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اب ایسے لوگ شامل ہیں۔ کہ اگر ان میں سے پانچ سو آدمی بھی اس عہد کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے خدا تعالےٰ سے کیا ہے اس کام کے لئے آگے آئیں تو وہ دوسروں کی مدد کے بغیر اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں۔"

مقامی جماعتوں کے تمام سیکرٹریان مال سے بالخصوص اور دیگر عہدیداران جماعت سے بالعموم درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہر فرد کے پاس جا کر حضور کے اس ارشاد کو جو اوپر نقل کیا گیا ہے سنائیں اور اس تحریک کی اہمیت سے آگاہ کر کے اس کمی کو جلد سے جلد پورا کریں۔ ناظر بیت المال

درخواستہائے دعا

(۱) لاہور سے آنے والے بعض دوستوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ جماعت کے احباب خیریت سے ہیں۔ لیکن میرے والد ڈاکٹر احمد علی صاحب معہ اہل و عیال لاہور میں محلہ سرین میں رہتے ہیں جہاں شدید فساد ہوا ہے ان کی خیریت کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی جان مال اور عزت کی حفاظت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار قریشی فیروز محی الدین واقف زندگی قادیان (۲) میرا بھتیجہ عبد الشکور چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب درد دل سے صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن خان دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان (۳) مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ مالابار و سیلون عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ ابھی تک کنانور کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد اللہ پاشا مالاباری قادیان

نہیں آ سکتے۔ اب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ کہ کونسی جماعت حقیقی کام کر رہی ہے۔ اور کون ہیں۔ جو چار دن تبلیغ کا ڈھنڈورا پیٹ کر بیچارے غریب مسلمانوں کی گاڑھے پسینہ کی کمائی ہضم کر کے ڈکار بھی نہیں لیتے۔ ایسی ہزاروں انجمنیں اور تنظیمیں بنیں اور مٹ گئیں۔ لیکن خدا کی بنائی ہوئی جماعت بفضل خدا دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ جس طرح سورج غبار اڑانے والوں سے بے پروا ہو کر اپنی شعاعیں پھیلاتا چلا جاتا ہے۔

ہم آخر میں ان ٹریکٹ نویس صاحب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ احمدیت کی مخالفت میں اپنا وقت اور مسلمانوں کا پیسہ ضائع کرنے کی بجائے دیانتداری سے تبلیغ اسلام کا تعمیری اور ٹھوس کام کریں۔ اور اس میدان میں بے شک احمدیت سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ آپ کے ساتھ تو بڑی طاقت ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر آپ تیکنیکی سے کام کرنا چاہیں تو۔ لیکن آپکو آتا کچھ سوجھتا ہے تو یہی اور کچھ تگ و دو کرتے بھی ہیں تو یہی کہ احمدیت کو مٹایا جائے۔ لیکن شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

حال است کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند

سکرٹریان حفاظت کا انتظام

اوائل اپریل میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ ہر مقامی جماعت کو دوسرے سکرٹریوں کی طرح ایک سکرٹری حفاظت بھی مقرر کرنا چاہیئے۔ اور یہ ہدایت دی گئی تھی۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہر مقامی جماعت کو چاہیئے کہ سیکرٹری حفاظت مقرر کر کے نظارت علیا قادیان میں اطلاع بھجوائے۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک باہر سے صرف چار مقامی جماعتوں (یعنی فیروزپور۔ آنبہ۔ پونا۔ سرگودھا) کی طرف سے یہ اطلاع پہنچی ہے۔ چونکہ ممکن ہے کہ ڈاک کے انتظام کی خرابی کی وجہ سے بعض خطوط نہ پہنچ سکے ہوں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ تمام مقامی جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں سیکرٹری حفاظت مقرر کر کے نظارت ہذا کو جلد اطلاع دیں۔ ناظر اعلیٰ

ضرورت ہے

دفتر ہذا میں ایک انگریزی دان اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی اسامی خالی ہے۔ امیدوار گریجوایٹ ہو (۱) خیر ملکی قابلیت والے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ اسناد کی مصدقہ نقول شامل کی جائیں (۲) صحت عمدہ ہو (۳) مخلص مبلغ احمدی نوجوان ہو۔ (۴) مقامی جماعت کے ذمہ وار ترین رکن کی تصدیق درخواست کے ہمراہ بھیجنا لازمی ہے۔ (۵) اگر پہلے کسی جگہ ملازمت کی ہو۔ تو سرٹیفکیٹ کی نقل بھجوائی جائے۔ تنخواہ ۱۳۰ ـ ۷ ـ ۲۰۰ کا گریڈ مستقل ہونے پر دیا جائے گا۔

درخواستیں بنام پرائیویٹ سکرٹری آنی چاہئیں۔ پرائیویٹ سکرٹری

امتحان "ہمارا خدا" صفحہ ۱ تا صفحہ ۱۸۳ قسط دوم

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہمارا خدا مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے صفحہ ۱ تا صفحہ ۱۸۳ تک کا امتحان یکم جون ۱۹۴۷ء کو ہوگا۔ لہذا تمام قائدین و زعمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے حلقہ کے خدام کو اس میں شامل کریں۔ اور ان کے اسماء سے دفتر کو جلد مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

دشمن سے عدل اور احسان کرنے کے متعلق اسلام کی زریں تعلیم

مومن کا ہر کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہونا چاہیئے

(مرتبہ:- از خورشید احمد صاحب)

قادیان ۱۷ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر جو حقائق و معارف بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

فرمایا:- قرآن شریف ایک ایسی کامل کتاب ہے۔ کہ اس میں ہر سوال کا جواب موجود ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جب کوئی سوال دل میں پیدا ہو۔ اسی وقت فوری طور پر اس کا جواب قرآن مجید میں نظر آجائے۔ لیکن بہرحال کوئی پہلو انسانی جذبات کا ایسا نہیں۔ جس میں کوئی سوال اٹھے اور اس کا جواب قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔ کل میں نے کسی امر کے متعلق کچھ باتیں بیان کی تھیں۔ قرآن مجید نے اس کا بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ میں نے کل بتایا تھا۔ ہم مختلف امور کے متعلق تین پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ (۱) یا تو اپنی ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر (۲) یا دوسروں کے نقصان کو مدنظر رکھ کر (۳) اور یا پھر اس امر کو سامنے رکھ کر کہ اصل حقائق کیا ہیں۔ یعنی یا تو انسان کوئی فیصلہ کرتے وقت یہ دیکھتا ہے کہ اس سے مجھے کیا فائدہ ہوگا۔ یا اس امر کو سامنے رکھتا ہے۔ کہ میرے دشمن کو اس سے کیا نقصان پہنچتا ہے۔ اور یا پھر یہ مدنظر رکھتا ہے کہ سچی اور حق بات کیا ہے۔ خواہ اس سے کوئی فائدہ اپنی ذات کو ہو یا نہ ہو۔ اور خواہ اس سے دشمن کا بھی فائدہ ہو۔

قرآن کریم نے اس سلسلے میں ہماری بہترین راہنمائی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یایھا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (مائدہ ع ۲)

یعنی اے مومنو! کسی کام کے متعلق فیصلہ کرتے وقت تمہارے مدنظر صرف یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کس جگہ کھڑا کیا ہے۔ اور سچائی کیا ہے۔ یہاں مبالغہ کا صیغہ رکھا گیا ہے۔ قائم کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ بلکہ قوام کہا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تم پورے طور پر مستعد ہو کر اور کمر باندھ کر اس امر پر آمادہ رہا کرو۔ کہ کسی معاملہ کے متعلق خدا تعالیٰ کا کیا حکم ہے شھداء بالقسط اور پھر خواہ تمہاری ذات کو نقصان پہنچے۔ خواہ تمہارے دشمن کو فائدہ ہو۔ بہرحال تمہیں سچائی پر قائم رہنا چاہیئے۔ اور تمہارے منہ سے وہی بات نکلنی چاہیئے۔ جو عدل اور انصاف پر مبنی ہو۔

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تعلیم تو عام حالات کے لئے ہے۔ اگر دشمن زیادتی کرے۔ اور شرارت میں بہت بڑھ جائے۔ تو ایسی حالت میں کیا کیا جائے۔ سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ دشمن اپنے مظالم میں بہت ہی بڑھ جائے لیکن یاد رکھو کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے۔ کہ تم عدل اور انصاف کے معاملہ کو چھوڑ دو۔ تمہارا مقصد تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اور اسی کی خشیت کو دل میں پیدا کرنا ہے۔ سو تمہارا کام یہ ہے کہ اعدلوا۔ تم ہمیشہ انصاف کو مدنظر رکھا کرو۔ اور اگر تم عدل کا سلوک کرو گے۔ تو یاد رکھو ھو اقرب للتقوی۔ یہ بات تقوےٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اس جگہ تقویٰ نہیں کہا بلکہ اقرب للتقوی کے لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم دشمن کی شرارتوں کے باوجود عدل کا سلوک کرو گے۔ تو یہ بات تقویٰ کے قریب تو ضرور ہوگی۔ لیکن اسے تقویٰ نہیں کہہ سکتے۔ یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب انسان دشمن کی مکروہ شرارتوں کو بھی بھلا دے۔ اور نظرانداز کر دے۔ اور اس کے مظالم کو دیکھتے ہوئے بھی اس سے عدل کا برتاؤ کرے۔ تو کیا پھر بھی یہ فعل تقویٰ نہیں ہے۔ اور اگر یہ بھی تقویٰ نہیں تو پھر آخر تقویٰ کیا چیز ہے؟ سو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب دشمن کے ساتھ عدل و انصاف کرنا اور اسکی دشمنی کو نظرانداز کر دینا اقرب للتقوی ہے۔ تو پھر تقوےٰ یہ ہوگا۔ کہ نہ صرف عدل کیا جائے بلکہ دشمن پر احسان بھی کیا جائے۔ اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اتقو اللہ۔ اصل تقوےٰ یہ ہے کہ نہ صرف تم دشمن کی زیادتیوں کے باوجود اس سے عدل کا سلوک کرو۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ تم اس کے اوپر احسان بھی کرو۔ تب تم متقی کہلانے کے مستحق ہوگے۔

یہاں پر یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہم دشمن کے ظلموں کو دیکھ کر پھر اس کے ساتھ نہ صرف انصاف کا برتاؤ کریں بلکہ اس کے ساتھ احسان بھی کریں۔ تو اس طرح تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔ سو اس خیال کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر یہ شبہ تمہارے دل میں پیدا ہو۔ تو یاد رکھو۔ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ یعنی اللہ تعالےٰ تمہارے حالات کو خوب دیکھ رہا ہے۔ وہ خود تمہارا محافظ اور نگہبان ہو جائیگا۔ یہ توقع تو ایک عام انسان سے بھی نہیں کی جا سکتی۔ کہ اس کے سامنے کوئی شخص ڈوب رہا ہو۔ اور وہ اسے بچانے کی کوشش نہ کرے۔ پھر اللہ تعالےٰ کے متعلق کس طرح یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہم محض اسکی رضا کی خاطر ایک فعل کریں۔ اور وہ اسے دیکھتے ہوئے پھر اسے تباہ ہونے دے۔ وہ اگر حالات کو دیکھتا ہے۔ تو پھر یقیناً وہ تمہاری مدد کرے گا۔

یہ تو قرآن کریم کی تعلیم تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زندگی میں اس پر پورے طور پر عمل کر کے بھی دکھا دیا۔ چنانچہ جنگ احد کے موقع پر جب کفار نے بہت مظالم کئے۔ حتیٰ کہ بعض مسلمانوں کے پیٹ چاک کر دیئے۔ ان کے کلیجے اور دل نکال ڈالے۔ ناک۔ کان اور دیگر اعضاء کاٹ دیئے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل پر گہرا زخم لگا۔ اور آپؐ نے یہ ارادہ کیا کہ اب چونکہ انہوں نے پہل کر دی ہے اس لئے اس کا بدلہ لیا جائے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ آپؐ کو فرمایا کہ دشمن خواہ کچھ کرے۔ تمہارا مقام یہ نہیں کہ تم بھی ان سے اسی رنگ میں بدلہ لو۔ چنانچہ آپؐ نے اپنا ارادہ بدل لیا اور فرمایا۔ دشمن خواہ ذلیل سے ذلیل سلوک کرے۔ میں اس کے ساتھ عدل اور احسان کا ہی سلوک کروں گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے برے فعل کی سزا دینے کی اجازت ہے لیکن دشمن اگر اپنی برائی کو کمینگی کی حد تک پہنچا دے۔ تو مومن کا یہ کام نہیں۔ کہ وہ بھی اس کے بدلہ میں ویسا ہی فعل کرے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کفار سے کئی جنگیں کیں۔ لیکن صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کبھی کسی مردہ کی بے حرمتی نہیں کی۔ کبھی عورت پر حملہ نہیں کیا۔ ایک دفعہ جنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک عورت کی لاش دیکھی۔ آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ اور آپؐ نے صحابہ رضؓ کو فرمایا۔ دیکھو ایک عورت کو مارنا بہت بڑا ظلم ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے سخت تاکید کرتا ہے۔ صحابہ پر آپ کی اس تعلیم کا اتنا گہرا اثر تھا۔ کہ ایک جنگ میں ایک صحابی دشمن کے ایک اہم مورچہ میں داخل ہو گئے۔ وہ اس مورچہ پر قابض ہونے ہی والے تھے۔ کہ سامنے سے ایک عورت مقابلہ کے لئے آگئی۔ آپ فوراً واپس آگئے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو اتنے اہم مورچہ پر قابض ہونے کا موقع مل رہا تھا۔ پھر آپؓ کیوں واپس آگئے۔ تو آپؓ نے کہا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہوا ہے۔ کہ کسی عورت کو جنگ میں نہیں مارنا چاہیئے۔ اس لئے میں واپس چلا آیا ہوں۔

اس سلسلے میں حضور نے کفار کے مظالم اور اس کے بالمقابل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسن سلوک کی متعدد مثالیں بیان فرمائیں۔ اور فرمایا۔ دراصل مومن جہاں بڑا دلیر اور بہادر ہوتا ہے۔ وہاں بہت رحیم اور شفقت کرنے والا بھی ہوتا ہے۔ مرنے والے مر جاتے ہیں۔ لیکن عدل اور احسان کے واقعات تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہتے ہیں۔ پس ہمیں تو قرآن مجید کی اس تعلیم کے مطابق ہر معاملہ میں سچائی اور عدل اور احسان کا معاملہ کرنا چاہیئے۔ مومن تو کہتے ہی اسے ہیں۔ جو اپنے ہر فعل میں خداتعالیٰ کے حکم اور اسکی رضا کو مدنظر رکھے۔ ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم تو ہر حال ظلم کے خلاف ہوں گے۔ اگر ہندو اور سکھ ظلم کریں گے۔ تو ہم ان کے خلاف ہوں گے۔ اگر مسلمان زیادتی کریں گے۔ تو ہم ان کی مخالفت کریں گے۔ ہمارا پہلو تو روز بدلتا رہیگا۔ جو قوم ظلم پر آمادہ ہوگی۔ ہم اس کے خلاف ہو جائیں گے۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے۔ کہ دنیا ہماری مخالف اور دشمن ہو گئی ہے۔ کیونکہ ہم نے دنیا کو نہیں بلکہ اپنے خدا کو راضی کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بلند مقام اور غیر مبائعین

ماضی کا ایک قابل ذکر واقعہ

از جناب عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ

میرے ایک عزیز منیر احمد بعمر ۱۹ سال کو طبعاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ سے بیحد محبت ہے۔ عزیز مذکور کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اردو کتب کے پڑھنے کی غیر معمولی دھن ہے جو اس کی عمر کے بچوں میں عام طور پر نہیں پائی جاتی ماہ گذشتہ میں جب وہ میرے ساتھ دارالامان گیا تو بڑے اصرار کے ساتھ درثمین اور کلام محمود ہر دو کتب خریدکیں چنانچہ ہروقت ان ہر دو کتب اور سیرت المہدی کو جان سے لگائے رکھتا ہے۔ اور مدرسہ کی پڑھائی کے اسباق سے زیادہ ان کو خود بخود پڑھتا رہتا ہے کل عزیز مذکور نے مجھ سے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑا ہے؟ جس پر میں نے اس کی سمجھ کے مطابق جواب اس کے ذہن نشین کرایا جس کا یہاں پر درج کرنا باعث طوالت ہے۔ بہرحال جب مذکورہ بالا سوال مجھ سے کیا گیا تو معاً سالہائے گذشتہ کا ایک واقعہ بعینہٖ میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ جو یہ ہے کہ میری شروع ملازمت کے ایام کا ذکر ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے بعد دارالامان سے واپس تانگہ میں (اسوقت ٹرین جاری نہ ہوئی تھی) بٹالہ پہنچا۔ میرے ساتھ تانگہ میں تین احباب اور تھے جن میں سے دو کے متعلق تو خوب یاد ہے کہ شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی ہوس والے اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب تھے تیسرے ہمراہی کے متعلق اچھی طرح یاد نہیں۔ اس قدر خیال ہے کہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب تھے یا خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر تھے۔ جب ہم تانگہ سے اترے اور کرایہ ادا کیا تو تانگے والے نے زیادہ کرایہ طلب کیا جس پر میں آمادہ ہو گیا کہ کچھ زیادہ دیدیا جاوے لیکن شیخ صاحب نے مجھ کو روکا۔ کہ انعام کیصورت میں کچھ خواہ دیدیا جاوے لیکن شرح کرایہ کو بگاڑنا ٹھیک نہیں۔ اس قدر ذکر کے بعد میں اصل واقعہ کے متعلق ظاہر کرتا ہوں کہ جب ہمارا تانگہ شہر بٹالہ کے قریب پہنچا۔ اور ہم تانگہ سے اتر کر سٹیشن بٹالہ کے پلیٹ فارم پر گئے تو شیخ صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب بیگ صاحب نے آپس میں ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تازہ تصنیف براہین حصہ پنجم میں جو اشعار تحریر فرمائے ہیں ان میں سے دو یہ ہیں۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

جب انہوں نے یہ ذکر کیا تو اسوا قعہ کی کیفیت میرے ذہن میں ابتک محفوظ ہے کہ انکے اس وقت کے طرز بیان اور لب و لہجہ سے اخلاص نمودار نہ ہوتا تھا لیکن اسوقت یہ لوگ سلسلہ عالیہ کے ممتاز افراد میں سے تھے اسلئے اسوقت ذہن اس طرف منتقل بھی نہ ہوا کہ آئندہ وقوع میں آنیوالے واقعات کے لئے انکا وہ عدم اخلاص بطور پیش خیمہ کے تھا جیسا کہ انگریزی کی ضرب المثل ہے کہ آنیوالے حالات کے وقوع سے اول علامات کے طور پر آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں چنانچہ بعد میں آنیوالے حالات سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصلی شان کو غیر مبائعین نے یقین کی آنکھوں سے شناخت نہیں کیا تھا جیسا کہ انکا کھوکھلا پن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر خود بخود ظاہر ہو گیا۔ کہ ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ روحانی سلسلہ کو منہاج نبوت پر یقین کرنے کی بجائے دنیوی جاری کردہ کمپنیوں وغیرہ کی طرح دنیا کا ایک کارخانہ سمجھ کر ایسی سخت ٹھوکر کھائی کہ آسمان سے زمین پر گر کر روحانی و ایمانی متاع کھو کر اللہ تعالیٰ سے دوری کے گڑھے میں جا گرے دوسری طرف حقیقی شناخت کے اندر جو عشق حاصل ہوتا ہے۔ اس کا نظارہ حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی ذات میں مشاہدہ کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے نکلے ہوئے پاک کلمات اور حضورؑ کے قلم سے تحریر شدہ الفاظ مبارک ان کے قلب کی گہرائیوں میں بطور ثابت شدہ صداقت کے جاگزین ہو کر حضرت والد صاحب رضؓ کے ایمان کی زیادتی کا موجب ہوتے تھے۔ اللہ اکبر!

مثلاً بطور مثال بیان کرتا ہوں کہ جو قدر منزلت والد صاحب رضؓ کے قلب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند مرتبہ کی تھی اس کے اندازہ کے لئے ان کے منظوم کلام میں سے ایک شعر کافی ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔

شمائل کس طرح تیری بیاں ہوں
بیاں ہوں گر محمدؐ کی زباں ہو

اس سے ظاہر ہے کہ دلی اور حقیقی تعلق اور سطحی اور رسمی تعلق میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ والد صاحبؓ تو اپنے قلبی تعلق اور یقین کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصلی شان بیان کرنے سے اپنے آپ کو قاصر سمجھتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رتبہ اس قدر ارفع ہے کہ بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی صحیح معنوں میں آپؑ کی شان کو ظاہر کرنے کا ہرگز اہل نہیں۔ لیکن اس ایمانی حالت کے برعکس غیر مبائعین کی یہ کیفیت ہے کہ انہوں نے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حقیقی طور پر شناخت نہیں کیا۔ اس لئے وہ اپنی طرف سے احسان کرتے ہیں کہ حضورؑ کو محض مجدد کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؑ کے لئے نبی اللہ کا لفظ فرمایا ہے۔ خدا ان کو چشم بصیرت عطا فرمادے۔ ورنہ جن لوگوں نے اپنے وقت کے رسل کو شناخت نہیں کیا ان کے لئے جاہلیت کی موت مقدر ہے جو نہایت خطرناک بات ہے۔ جائے افسوس ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئی کے صریحاً خلاف لفظ نبی کو جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عمارت کے لئے بطور بنیاد اور قیام کے لئے ستون کی طرح ہے اس کو غلط معنوں میں عوام الناس کے سامنے محض ان کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنے آپ کو حقیقی ایمان سے تہیدست ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ورنہ جب کہ یہ لوگ حضرت اقدس کو مجدد وقت مانتے ہیں۔ تو پھر ایسے پاکباز ہستی کے فرمودہ کلام کو سچا کیوں تسلیم نہیں کرتے۔ میں بطور نمونہ نہایت مختصر طور پر چند ایک حضور اقدس علیہ السلام کے فرمودہ کلمات ذیل میں تحریر کر کے غیر مبائعین کو ان کی فاش غلطی کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اب جو باقیماندہ چند سرکردہ افراد موجود ہیں۔ وہ اپنی جان پر رحم کریں اور جو بھی ان کے زیر اثر ہیں ان کو اپنے اس غلط و خطرناک عقیدہ سے نجات دلائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

۱۔ جس نے مجھ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کیا۔ اس نے مجھ کو شناخت نہیں کیا۔

۲۔ آدمم نیز احمد مختار
دربرم جامۂ ہمہ ابرار

۳۔ انبیا گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے

وارث مصطفیٰ شدم بہ یقیں
شدہ رنگیں بہ رنگ یار حسیں
آں یقینے کہ بود عیسےٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقینے کلیم بر تورات
واں یقیں ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں
ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں
زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
منم مسیح زمانم منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد
ہر کہ در راہِ محمدؐ زد قدم
انبیاء را شد مثیل آں محترم
منکہ بس در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں
احمد اندر جانِ احمدؐ شد پدید
اسم من گردید آں اسم وحید
دور افتادم زچشمانِ بشر
از مقامم کس نمیدارد خبر
کارم زقرب ما بہ بجائے رسیدہ است
کانجا زفہم و دانش اغیار برترم

در اصل لاہوری جماعت کے حالات کو دیکھ کر یہ یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو دلی مناسبت ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قطعاً نہ تھی۔ ورنہ انہوں نے عجیب عجیب طرح پر الفاظ تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل مقام کو جس پر زمین و آسمان کے خالق و مالک نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ عوام الناس کی نظروں سے اوجھل کرنے کی خاطر کوشش کرتے رہتے ہیں۔ گویا اس بات کو انہوں نے اپنے خود ساختہ سلسلہ کے قیام کا باعث سمجھا ہوا ہے۔ چنانچہ اخبار "پیغام صلح" کے صفحہ اول پر نمایاں طور پر عنوان جماعت کی تعلیمی خصوصیات کے تحت الفاظ ذیل درج ہوتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ نیا نہ پرانا۔"

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ ایڈیٹر

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جماعت احمدیہ کو ایک اہم ہدایت

مجلس شوریٰ ۱۹۴۷ء کے موقعہ پر

ہر شخص کو سال بھر میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرنا چاہیئے

جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی لسٹیں مکمل کر کے فوراً دفتر بیعت میں بھجوا دیں

۶ اپریل ۱۹۴۷ء کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۴۷ء میں جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"میں نے جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ تبلیغ پر خاص زور دو۔ اور پچھلے دنوں تو خصوصیت کے ساتھ میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ مگر ابھی تک بہت ہی کم جماعتوں نے اس فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کی ہے۔ لاکھوں کی جماعت میں سے اب تک صرف ۱۸۸۵ افراد نے دو ہزار بیعتوں کے وعدے کئے ہیں۔ جو نہایت افسوسناک امر ہے۔ دوستوں کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جب تک تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ نہیں کی جائیگی۔ جماعت کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ ہر شخص جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسے یہ پختہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ سالانہ کم از کم ایک شخص کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کریگا۔ اور اگر وہ ایسا عہد نہیں کرتا۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ روحانی رنگ میں اس پر موت وارد ہو رہی ہے۔ قادیان کی جماعت کو بھی میں نے گذشتہ دنوں اس طرف توجہ دلائی تھی۔ جس پر کئی لوگوں نے تبلیغ کے لئے اپنے اوقات کو وقف کیا اور خدا تعالےٰ کے فضل سے امید کی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ اپنے عہد پر قائم رہتے ہوئے سرگرمی سے تبلیغی جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ تو اس کے نہایت خوشکن نتائج برآمد ہوں گے۔ باہر کی جماعتوں کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے افراد کو تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرنے کی تحریک کریں۔ اور پھر تنظیم کے ماتحت ان سے کام لیا جائے۔ کبھی کبھی کسی گاؤں میں تبلیغ کے لئے چلے جانا اور پھر مہینوں اس طرف کا رخ بھی نہ کرنا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہر گاؤں میں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا دو دو چار چار آدمی احمدی ہو جائیں۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر کسی جگہ پچاس ساٹھ احمدی ہو گئے ہیں۔ تو ان کی ترقی رک گئی ہے۔ لیکن جہاں دو دو چار چار احمدی تھے۔ وہاں ترقی ہوتی رہی۔ اسکی وجہ درحقیقت یہی ہوتی ہے۔ کہ نئی نئی جگہوں پر نئی نئی جماعتیں قائم کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اور جماعت کی ترقی کے جو قدرتی ذرائع ہوتے ہیں۔ وہ مفقود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جہاں ایک ایک دو دو احمدی ہوں۔ یا نئی جماعتیں قائم ہوں۔ وہاں لوگوں کا دباؤ ان کی مخالفت اور شرارت اور پھر رشتہ داروں کا تناؤ اور کھچاؤ ان کو مجبور کرتے ہیں۔ کہ وہ جدوجہد کرے۔ اور مخالفت کرنے والوں کو اپنے ساتھ ملائے۔ اور جب وہ جدوجہد کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے کامیابی بھی عطا فرما دیتا ہے۔ اور ایک سے دو اور دو سے چار اور چار سے دس بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جہاں زیادہ احمدی ہو جائیں۔ وہاں چونکہ مخالفت کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے لوگوں کی توجہ بھی تبلیغ کی طرف سے ہٹ جاتی ہے۔ گویا چھوٹی جماعتیں جہاں اپنے چھوٹا ہونے کی وجہ سے اور مخالفین کے مظالم کا تختۂ مشق بننے کی وجہ سے جلد جلد ترقی کرتی ہیں۔ وہاں بڑی جماعتیں بسا اوقات غفلت اور کوتاہی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ پس کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ نئی نئی جگہ جماعتیں بنائی جائیں۔ اور ہر گاؤں اور ہر شہر میں سے دو دو تین تین افراد کو احمدیت میں شامل کر لیا جائے۔ اگر ہماری جماعت یہ طریق اختیار کر لے۔ تو دس سال میں ہی وہ ہندوستان پر غالب آ سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس طرف صحیح طور پر توجہ نہیں کی جاتی۔ پس میں جماعتوں کو ایک دفعہ پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہر شخص سے سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد لیا جائے۔ اور لسٹوں کو مکمل کر کے دفتر بیعت میں بھجوا دیا جائے۔ اور پھر اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے میں نے بتایا ہے۔ کہ تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ نئی نئی جگہوں میں ایک ایک دو دو احمدی بنانے شروع کر دیئے جائیں۔ لاہور اور دہلی میں بھی میں نے دوستوں سے کہا تھا۔ کہ دیکھو فلاں فلاں محلوں میں کوئی احمدی نہیں۔ تم کوشش کرو۔ کہ ان محلوں میں احمدیت پھیلے۔ اور کوئی ایک محلہ بھی ایسا نہ رہے۔ جس میں ہماری جماعت کا کوئی فرد نہ ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر جگہ نئی مخالفت شروع ہو جائیگی۔ لوگوں کی طبائع میں تحقیق و جستجو کا مادہ پیدا ہوگا۔ اور ان میں سے کئی سعید الفطرت لوگ احمدیت کو قبول کر لینگے۔ لاہور اور دہلی میں درجنوں محلے ایسے ہیں۔ جن میں کوئی احمدی نہیں۔ حالانکہ سب محلوں میں دو دو چار چار احمدی ضرور ہونے چاہئیں۔ اور اگر ایسا ہو۔ تو احمدیت بہت جلد بڑھ سکتی ہے۔ پس گاؤں والوں کو نئے نئے گاؤں میں احمدیت پھیلانی چاہیئے۔ اور شہروں والوں کو نئے نئے محلوں میں احمدیت پھیلانی چاہیئے۔ یہاں تک کہ کوئی گاؤں۔ کوئی شہر اور کوئی محلہ ایسا نہ ہو۔ جس میں ہماری جماعت باقاعدہ قائم نہ ہو۔ اور جہاں تبلیغی جلسے وغیرہ نہ ہوتے ہوں۔"

(انچارج دفتر بیعت)

ضروری اعلان

یہ دیکھا گیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے دوران میں بعض احباب بجائے اس کے کہ کرسی پر تشریف رکھیں فرش پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور پھر حضور کے ارشاد پر بھی وہ نیچے ہی بیٹھے رہنے پر مصر ہوتے ہیں۔ جہاں یہ امر حضور کے اخلاق حسنہ اور تعلیم اسلام کے خلاف ہے۔ وہاں ملاقات کرنے والے احباب حضور کے ارشاد کی نافرمانی اور معصیت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر دوست کو اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے اگر کسی دوست نے ایسا کیا۔ تو آئندہ اسکی ملاقات بند کر دی جائیگی۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

اسلامی تاریخ کے چند سبق آموز واقعات

از بشیر احمد صاحب زاہد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں جو ایمان کی برقی شمع جل رہی تھی۔ کفار نے ہر ممکن کوشش کی کہ اس کو بجھا دیں۔ مگر اس کو نہ بجھنا تھا۔ نہ بجھی۔ مخالفت کی آندھیاں اٹھیں۔ عداوت کے سیلاب امنڈے۔ تیر وسنان کی بارشیں ہوئیں۔ دیوں اور بیگانوں نے مارا اور پیٹا۔ مگر کیا مجال جو ان کے قدموں میں لغزش پیدا ہوئی۔ یا وہ اپنے ارادوں سے ڈگمگائے۔

آخر یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ ان کے رگ وریشہ میں عشق الٰہی کی چنگاریاں بھڑک رہی تھیں۔ ان کے روئیں روئیں میں دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ سمایا ہوا تھا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جسے کہتی ہے دنیا موت وہ ان کی نگاہ میں۔ نوید زندگی جاوداں معلوم ہوتی تھی چنانچہ ذیل کا ایک ایک واقعہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ وہ عشق الٰہی کے مقابلہ میں دنیا کی بڑی سے بڑی چیز کی بھی ذرا بھر پروا نہ کرتے تھے:۔

(۱) حضرت علیؓ کی عمر بمشکل چودہ پندرہ برس کی ہوگی۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کو تبلیغ کرنے کے لئے ایک دعوت کا انتظام فرمایا۔ جب سب لوگ کھانا کھا چکے تو آپؐ نے اٹھ کر ان سب کو دعوت اسلام دی۔ مگر کسی کو جرأت نصیب نہ ہوئی۔ کہ آپ کی آواز پر لبیک کہتا چنانچہ حضرت علیؓ کم سنی کے باوجود اٹھے اور فرمایا کہ گو میں سب سے چھوٹا ہوں۔ اور کمزور ہوں۔ مگر پھر بھی آپؐ کا دست و بازو بنوں گا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ اور پھر اس سوال کو تین بار دہرایا۔ مگر تینوں مرتبہ حضرت علیؓ نے ہی مدد کا وعدہ فرمایا۔

ظاہر ہے کہ ان حالات میں اسلام قبول کرنا کس قدر مشکل کام تھا جبکہ اسلام ابھی چند فدائی بھی پیدا نہ کرسکا تھا

(۲) حضرت ابوذر غفاریؓ کی بابت لکھا ہے کہ جب آپ زیور ایمان سے آراستہ ہوئے تھے تو مکہ میں آپ کا کوئی بھی حامی نہ تھا۔ مگر تبلیغ اسلام کا اسقدر جوش تھا کہ آپ تمام خطرات سے بے نیاز ہوکر خانہ کعبہ میں گئے۔ اور آواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔ کفار کی مجلس منعقد تھی۔ سنتے ہی آپ پر ٹوٹ پڑے۔ جو کچھ بھی کسی کے ہاتھ آیا دے مارا۔ یہاں تک کہ آپ بے ہوش گئے۔ جب ہوش آیا تو بدن کو خون آلود پایا۔ مگر نشہ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ اگلے دن پھر خانہ کعبہ میں گئے۔ اور پہلے انداز سے کلمہ شہادت پڑھا۔ اور پھر خون آلود ہو کر گھر لوٹے

(۳) حضرت بلالؓ کے متعلق لکھا ہے کہ امیہ بن خلف آپ کو چلچلاتی دھوپ میں جبکہ مکہ کی زمین آگ اگل رہی ہوتی تھی۔ گرم ریت پر لٹا دیتا تھا۔ اور سینہ پر بھاری پتھر رکھ کر کہتا توبہ کرو ورنہ سسک سسک کر جان دینی ہوگی۔ مگر آپ کی زبان سے اس عالم میں بھی احد احد کی صدائیں بلند ہوتیں یعنی خدا ایک ہے خدا ایک ہے

۴۔ حضرت خبابؓ بن ارت جب مشرف بہ اسلام ہوئے تو آپ کو گوناگوں مظالم کا تختہ مشق بننا پڑا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ مشرکین انگارے دہکاتے اور مجھے ان پر لٹا دیتے۔ مگر اس پر بھی جب ان وحشیوں کا شوق ستم رانی پورا نہ ہوتا۔ تو ایک شخص میرے سینہ پر چڑھ جاتا۔ تاکہ میں جنبش نہ کرسکوں۔ اور اس وقت تک مجھے لٹائے رکھتے جب تک جسم سے رطوبت نکل نکل کر آگ کو سرد نہ کر دیتی۔ مگر میں نے ان سب مظالم کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کسی قسم کی مداہنت سے کام لے کر ان سے بچنے کا خیال تک بھی نہ کیا۔

۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اپنی والدہ کے بے حد فرمانبردار اور اطاعت گزار بیٹے تھے۔ انیس برس کی عمر تھی۔ جبکہ قبولیت اسلام کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ان کو جب اس کا علم ہوا تو سخت رنجیدہ ہوئی۔ یہانتک کہ اس نے قسم کھائی کہ جب تک سعدؓ نئے دین سے توبہ نہ کریں گے میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔ اور نہ میں ان سے بات چیت کروں گی۔ چنانچہ وہ اپنی اس قسم پر اڑی رہیں۔ یہانتک کہ تیسرے دن بیہوش ہوگئیں۔ اور کمزوری کی وجہ سے غشی پر غشی آنے لگے۔ مگر سعدؓ نے عشق الٰہی کی وہ مے پی تھی کہ جس کا نشہ ان ترشیوں سے نہ اتر سکتا تھا۔ چنانچہ آپؓ نے اپنی والدہ کو صاف کہہ دیا۔ کہ اگر تمہارے قالب میں سو جانیں ہوں۔ اور وہ سب باری باری نکل جائیں تو میں تب بھی اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔

۶۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ مکہ کے ایک رئیس خاندان کے چشم و چراغ تھے ناز و نعمت میں پلے اور پروان چڑھے تھے۔ اعلےٰ سے اعلےٰ پوشاک پہنتے اور عمدہ سے عمدہ خوراک کھاتے تھے۔ اور بیش قیمت عطریات استعمال کرتے تھے۔ مگر جب دل نور اسلام سے منور ہوا تو ان سب آسائش و آرائش سے یکلخت محروم ہونا پڑا۔ اور مستزاد یہ کہ گھر کے لوگوں نے آپ کو قید کردیا۔ مگر جب قید و بند کے مصائب جھیلتے جھیلتے ایک عرصہ گزر گیا۔ تو موقعہ ملتے ہی آپ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

ظاہر ہے کہ اس قدر پر تکلف زندگی کے عادی نوجوان کو قید اور غریب الوطنی میں کس قدر مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہوگا مگر کیا مجال جو کسی مصیبت نے آپ کو مغلوب کیا ہو۔ یا کسی تکلیف کے تصور نے آپ کے پائے استقلال میں لغزش پیدا کی ہو۔

۷۔ حضرت زبیرؓ بن عوام جب دولت اسلام سے مالا مال ہوئے تو آپ کے چچا نے ہر ممکن کوشش کی کہ جسمانی تشدد کے ذریعہ آپ کو ارتداد اختیار کرنے پر مجبور کریں۔ چنانچہ وہ بدبخت آپ کو ایک چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں پہنچاتا۔ مگر آپ خندہ پیشانی سے سب کچھ برداشت کرتے رہے۔ اور جبین استقلال پر ذرا بھی شکن نہ آنے دی۔

۸۔ حضرت ام شریکؓ جب مسلمان ہوئیں۔ تو آپ کے رشتہ داروں نے ان کی ایذا دہی کے لئے یہ انوکھا طریقہ ایجاد کیا کہ وہ آپ کو دھوپ میں کھڑا کر دیتے اور اس سخت گرمی میں شہد ایسی گرم چیز آپ کو کھلاتے اور پانی بالکل نہ دیتے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ آپ کے حواس مختل ہو جاتے۔ تو وہ آپ سے کہتے کہ اسلام کو چھوڑ دو۔ مگر ان کی سمجھ میں جب یہ باتیں نہ آتیں تو وہ سمجھانے کے لئے آسمان کی طرف اشارہ کرتے۔ تو آپ سمجھ جاتیں کہ توحید کا انکار کرانا چاہتے ہیں۔ اس پر آپ فوراً جواب دیتیں کہ یہ ہرگز نہ ہوگا۔

پس اے احمدی نوجوان! آج جبکہ زمانہ کروٹ بدل چکا ہے۔ خوابیدہ فتنے انگڑائیاں لے کر بیدار ہو رہے ہیں۔ مصائب کے درندے منہ کھولے بڑھ رہے ہیں تو اپنے اسلاف کے ان کارناموں کو خضر راہ بنا۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے پہلے سے بھی زیادہ گرمجوشی دکھلا۔ اور اے حق پسند انسان! جس پر احمدیت کی صداقت کھل چکی ہے۔ تو اپنے رشتہ داروں کی ناراضگیوں اور غیروں کی ستم رانیوں سے ڈر کر دولت ایمان کو نہ چھپا کہ یہ بزدلی ہے۔ اور بزدلی بزرگوں کی شان سے بعید تھی۔

ضرورت ہے

نظارت ضیافت میں معاون شخصی کی اسامی خالی ہے۔ اکاؤنٹس میں تجربہ رکھنے والے گریجوایٹ احباب اپنی درخواستیں خاکسار کے نام بھیجیں۔ گریڈ ۸۰-۵-۱۰۰ قادیان میں رہائش کے خواہشمند احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔

ناظر ضیافت قادیان

راجہ مہندر پرتاپ کا ایک بیان

ڈیلی گزٹ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۴۷ء میں راجہ مہندر پرتاپ کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جو آپ نے کراچی میں ایک دعوت چائے میں بموجودگی مسٹر جیٹھمل پرسرام۔ ملکھی گوبند رام ۔مسٹر جی الانہ۔ ڈاکٹر تارا چند ملوانی اور مسٹر روچی رام دیا۔ یاد ہو کہ راجہ مہندر پرتاپ ایک انقلاب پسند ہیں۔ جنہوں نے پہلی جنگ عظیم کے دوران میں جرمنی میں پناہ لی تھی۔ رولٹ رپورٹ کی سازش میں آپ کا نام بہت مشہور ہوا تھا اور آپ کی ریشمی خط کی سازش خاص کر زیر بحث مسئلہ تھا۔

راجہ مہندر پرتاپ نے اپنی ہندوستانی انقلابی تجویز کا انکشاف کیا۔ اور موجودہ فرقہ وارانہ تفریق پر اظہار افسوس کیا جس نے اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے جدا کر رکھا ہے۔ راجہ صاحب کے نزدیک موجودہ فرقہ وارانہ چپقلش نمایاں طور پر بعض ہندوؤں کی اس ذہنیت کا براہ راست نتیجہ ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر برطانیہ ہندوستان پر حکمرانی کر سکتا ہے۔ تو وہ بھی کر سکتے ہیں۔ اور ان کے جواب میں بعض مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ ایک دفعہ ہم حکمرانی کر چکے ہیں۔ اس لئے دوبارہ بھی کر سکتے ہیں۔

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے راجہ مہندر پرتاپ نے فرمایا کہ میں حیران ہوں ہندوؤں جیسی سمجھدار قوم اس بات کو نہیں سمجھ سکی کہ ہندوستان کی ترقی میں اسلام کا کیا حصہ ہے۔ اور دنیا کی تہذیب میں اس نے کیا اضافہ کیا ہے۔ میں نے اسلام اور اس کی تاریخ کا غور سے مطالعہ کیا ہے۔ یہ مشہور عام خیال کہ اسلام نے تلوار کے زور پر فوقیت حاصل کی۔ سخت غلط ہے۔ افریقہ کو دیکھو۔ کس طرح اسلام اس ملک میں پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ حالانکہ افریقہ میں مسلمانوں کو کوئی سیاسی قوت حاصل نہیں۔ اور نہ کوئی روپیہ ہی صرف ہو رہا ہے۔ میری رائے میں اسلام میں عظیم پیغام ہے۔

سوالات کا جواب دینے کے دوران میں آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے بھوپال میں ایک انگریز سے جو لارڈ ولنگڈن کا فوجی سیکرٹری رہ چکا تھا۔ باتیں کرنے کا موقعہ ملا۔ اس نے کہا۔ کہ راجہ صاحب ہم تو جون تک چلے جانا چاہتے ہیں مگر آپ کے پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ ہمیں کچھ دیر اور ٹھہرانا چاہتے ہیں۔

اس پر مسٹر الانا صاحب نے کہا۔ کہ کوئی ہندو بلکہ کوئی کانگرسی بھی نہیں چاہتا۔ کہ برطانیہ مقررہ تاریخ کے بعد ہندوستان میں ٹھہرے اس کے برخلاف مسٹر جیٹھمل پرسرام نے کہا کہ بہت سے ہندو کھلم کھلا یہ رائے رکھتے ہیں کہ انگریزوں کو اتنی جلد یہاں سے رخصت نہیں ہونا چاہیئے۔

نئے ارض و سماء

سیرالیون میں احمدی مجاہدین کی سرگرمیاں

چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خاکسار ۲۵ فروری کو "بابے بو" آیا۔ "بابے بو" میں جماعت دیر سے قائم ہے۔ اور یہاں کا پیرامونٹ چیف مسٹر ناصر الدین گاتانگا ایک مخلص احمدی نوجوان ہے۔ اس کی خواہش ہے۔ کہ اس کی چیفڈم میں احمدیت پھیلے۔ عام تعارف کے بعد جماعت کی تربیت و تعلیم کا کام جاری کیا۔ اور جو جو کمزوریاں نظر آئیں۔ ان کی اصلاح کی کوشش کر رہا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ نمازیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور سست ہوشیار ہو رہے ہیں۔

مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی انچارج "فری ٹاؤن" اور "روکوپر" مشن تحریر فرماتے ہیں۔

"اوائل مارچ میں خاکسار "روکوپر" میں تھا۔ ۳ کو بذریعہ کشتی واپس فری ٹاؤن روانہ ہو گیا۔ ایک تو اس لئے کہ ہمارا جلسہ سیرۃ النبی بالکل نزدیک تھا اس لئے کہ "روکوپر" کے سکول احمدیہ کے لئے بعض سامان عمارت خرید نا تھا۔ جو صرف فری ٹاؤن میں ہی مل سکتا تھا۔ فری ٹاؤن پہنچنے پر خاکسار نے پہلی ہر دو خرید کردہ جگہوں کے ڈاکومنٹس کو تیار پایا۔ جنہیں اچھی طرح دیکھنے کے بعد فوراً امیر صاحب کے پاس "بو" میں روانہ کر دیا۔

جلسہ سیرۃ النبی

مورخہ ۸ مارچ ۴۷ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ہم نے اپنی مسجد میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ کیا احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی مرد اور عورتوں نے بھی شرکت کی۔ ۹ بجے سے قبل تلاوت قرآن مجید سے اس جلسہ کا افتتاح کیا گیا۔ اس کے بعد سب سے پہلے مختلف آیات اور مختلف احادیث کو لے کر ہمارے بچوں نے تقریریں کیں۔ اور ان آیات اور احادیث کی نہایت عمدہ تشریح کی۔ حاضرین بہت خوش ہوئے۔ اور تعجب کا اظہار کیا۔ ان کے لئے یہ ایک نئی بات تھی کہ چھوٹے چھوٹے بچے اس دلیری کے ساتھ ایک بھرے مجمع کو خطاب کر رہے ہیں اور اپنی تقاریر میں آیات اور احادیث کو بطور استشہاد پیش کر رہے ہیں۔

بچوں کی تقاریر کے علاوہ تین اور لیکچر ہوئے اوّل امام موسیٰ صاحب کا۔ جس میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہر ایک کو اپنی قبولیت کی دعوت دیتا ہے۔ یہ خوبی صرف اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ بات ظاہر کرتی ہے۔ کہ اسلام ہی ایک عالمگیر مذہب ہے

دوسری باری میں خاکسار (محمد اسحاق) نے لیکچر دیا۔ جس میں واضح کیا۔ کہ زمانہ حال ایک مصلح کا محتاج ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک فرستادہ مبعوث فرمایا۔ مبارک ہے وہ جو اس پر ایمان لاتا ہے۔ تیسرا لیکچر ایک ہمارے نوجوان نے دیا۔ جس میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی کو نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں پیش کیا۔ جسے حاضرین

۳۱ مئی اور بیرون ہند کے مجاہد

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے ان مجاہدوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جو اپنے فرض کا احساس فرماتے ہوئے یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ۳۱ مئی تک ان کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو جائے تاکہ تحریک جدید کے وہ واقف مجاہد جو جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان تبلیغ میں مصروف عمل ہیں ان کو تحریک جدید کی طرف سے کم سے کم جو گزارہ ملتا ہے۔ وہ ہتھیار ہے۔ اور ۳۱ مئی کی تاریخ تحریک جدید میں یہ اہمیت بھی رکھتی ہے۔ کہ اس تاریخ تک اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا السابقون الاولون میں بھی شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف ہندوستان کے احباب کرام میں ۳۱ مئی کی شام تک اپنا وعدہ پورا کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں بلکہ بیرون ہند کے احباب بھی اسی جد و جہد میں ہیں۔ چنانچہ لنڈن سے امام صاحب لنڈن لکھتے ہیں کہ احباب لنڈن کا چندہ تحریک جدید جو ساڑھے چوراسی پونڈ ہے۔ جس میں دفتر دوم کے ۴۴ دفتر سوم کے ۳۳ پونڈ اور دفتر اول تیرھویں سال کے ۱۰/۱۵ پونڈ ہیں۔ ان کا وعدہ جو اب تک حضور کے پیش ہو چکا ہے۔ سو دفتر اول کے تیرھویں سال کا ۹۷ پونڈ اور دفتر دوم کے سال سوم کا ۲۲ پونڈ کل ۱۲۹ پونڈ ہے۔ اور ابھی یہ پہلی فہرست ہے۔ جس میں سے ۴۸ ½ پونڈ وصول ہو چکے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اور مکرم ایم عبد الرحمٰن صاحب کولمبو سیلون سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ تیرھویں سال کی رقم بذریعہ امپیریل بنک لاہور بھیج رہا ہوں۔ تا ۳۱ مئی تک داخل ہو جائے۔ پس بیرون ہند اور ہندوستان کی جماعتیں اور افراد کوشش فرماویں۔ کہ ان کے وعدہ کی رقم ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ تا ان کا نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہو کر شائع بھی ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ضروری خبریں

بنگال کے مستقبل کے متعلق تجاویز

کلکتہ ۱۹ مئی۔ بنگال گورنمنٹ کے ریونیو منسٹر فضل الرحمن نے ایک بیان میں ان تجاویز پر روشنی ڈالی جو بنگال کے مسلم لیگ اور کانگرسی لیڈروں کے درمیان ملاقاتوں میں زیر بحث لائی گئی ہیں۔ آپ نے کہا اس سلسلے میں اہم تجاویز یہ ہیں (۱) جون ۱۹۴۸ء میں جب انگریز ہندوستان کے جملہ اختیارات حکومت سے دست بردار ہو جائیں گے۔ اس وقت بنگال میں ایک آزاد سوشلسٹ ری پبلک قائم کر دی جائے (۲) بنگال کا آئندہ آئین وضع کرنے کے لئے ایک دستور ساز اسمبلی بنائی جائے۔ جس کے ممبر بجائے جداگانہ انتخاب کے مخلوط انتخاب کے ذریعہ منتخب کئے جائیں۔ ممبروں کے انتخاب میں ہر بالغ کو حق رائے دہندگی حاصل ہو۔ یہی اسمبلی اس امر کا فیصلہ کرے کہ بنگال کو ہندوستان کے دیگر حصوں کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات رکھنے چاہئیں۔ (۳) ایک تجویز یہ کی گئی ہے کہ بنگال میں ایک عبوری حکومت قائم کی جائے۔ جس میں مسلمان اور غیر مسلم وزراء کی تعداد برابر ہو۔ وزیر اعظم مسلمان ہو۔ ہوم منسٹر ہندو ہو۔ بنگال گورنمنٹ کے جملہ محکموں میں مسلمان اور ہندوؤں میں برابر کا حصہ دیا جائے (۵) دونوں بڑی پارٹیوں (یعنی کانگرس اور مسلم لیگ کے نمائندوں پر مشتمل ایک مجلس قائم کی جائے جس میں سولہ مسلمان اور چودہ غیر مسلم ہوں۔ مسٹر فضل الرحمن نے ان تجاویز کے متعلق کہا کہ ابھی تک ان کے سلسلے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ مسٹر محمد علی جناح کی رائے اور مشورہ کی روشنی میں بنگال کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ابھی مزید گفت و شنید ہو گی۔ اگر کوئی سمجھوتہ طے ہو گیا تو اسے منظوری کے لئے بنگال پراونشل مسلم لیگ کی کونسل اور لیگ ہائی کمان کے سامنے رکھا جائے گا۔

وائسرائے ہند لندن میں

لندن ۱۹ مئی۔ امید کی جاتی ہے کہ لارڈ مونٹ بیٹن وائسرائے ہند برطانوی وقت کے مطابق آج صبح ساڑھے دس بجے لندن پہنچ جائیں گے۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے کہ لندن میں وائسرائے اور برطانوی وزراء کے درمیان جو کانفرنس ہو گی۔ اس میں ہندوستان کے بچاؤ اور فوج کی تقسیم کے سوال زیر بحث نہیں آئیں گے۔ ابھی تو اس امر پر بحث کی جائے گی کہ برطانیہ اپنے اختیارات کن ذرائع سے ہندوستان کو منتقل کرے ہندوستان میں ایک حکومت قائم ہو یا مختلف حکومتیں قائم کی جائیں۔ ان سوالات کے فیصلے کے بعد ہی فوج کی تقسیم وغیرہ پر بحث کی جا سکتی ہے۔ اگر دو جون کو دہلی میں ہونے والی کانفرنس میں لیڈروں کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو گیا۔ تو پھر اس کانفرنس میں فوج کی تقسیم اور ہندوستان کے ڈیفنس کے مسئلہ پر بھی بحث کا امکان ہے۔

ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر آکنلک ابھی لندن میں ہی ہیں۔ گو آپ کمانڈروں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے تھے لیکن آپ نے مختلف معاملات کے متعلق برطانوی وزراء سے تبادلہ خیالات کیا ہے۔ چنانچہ کل آپ نے وزیر ہند لارڈ لسٹوول سے طویل ملاقات کی۔

دستور ساز اسمبلی سے ہمدردی رکھنے والوں کے دل ٹوٹ گئے

مدراس ۱۹ مئی۔ دستور ساز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر دستور ساز اسمبلی ایک ایسا آئین وضع کرنے میں کامیاب ہو گئی جو انصاف اور رواداری پر مبنی ہو اور جو ملک کے سب طبقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ تو اس سے ملک کی تقسیم کا خطرہ ٹل جائے گا۔

آپ نے کہا موجودہ حالات کی وجہ سے جبکہ مسلم لیگ نے اور اکثر ریاستوں نے اسمبلی میں شامل ہونے سے انکار کر رکھا ہے اسمبلی کے متعلق نیک خواہشات رکھنے والوں کے دل ٹوٹ گئے ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ یہ حالت زیادہ دیر تک نہیں رہے گی۔ اور عنقریب اسمبلی کا مقاطعہ کرنے والے لوگ بھی اسمبلی میں آجائیں گے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی لیڈر کا بیان

پٹنہ ۱۹ مئی جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے لیڈر ڈاکٹر دادو نے جنوبی افریقہ کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جنرل سمٹس نے حال ہی میں ہندوستانیوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کا اشارہ کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ ہندوستانیوں کے متعلق اب اپنی پالیسی بدل لی ہے۔ وہ صرف یہ چاہتی ہے کہ حکومت ہند نے اس کے خلاف جو اقتصادی پابندیاں لگادی ہیں کسی طرح وہ دور ہو سکیں۔ آپ نے ان ہندوستانیوں کا ذکر کیا جو جنوبی افریقہ میں ایجی ٹیشن کو ختم کرنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ اور کہا کہ یہ لوگ جنرل سمٹس کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ ڈاکٹر دادو نے آج جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی مشکلات کے سلسلہ میں گاندھی جی سے تبادلہ خیالات کی۔

وزیر اعظم مصر کا مطالبہ

قاہرہ ۱۹ مئی۔ ایم نقراشی پاشا وزیر اعظم مصر نے مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ کے ایک حالیہ بیان کے جواب میں کہا۔ برطانیہ اگر اپنے دعووں میں دیانت دار ہے اور وہ واقعی مصر کی آزادی کو سلب کرنا نہیں چاہتا۔ تو اسے فوراً اپنی فوجیں مصر کی حدود سے نکال لینی چاہئیں۔ آپ نے کہا مصری قوم یہ بات کبھی نہیں مان سکتی کہ ۱۹۳۶ء کا اینگلو مصری سمجھوتہ اب بھی قائم رکھا جائے وہ سمجھوتہ خاص حالات میں کیا گیا تھا جو اب موجود نہیں ہیں۔ مصر میں برطانوی فوجوں کی موجودگی مصری قوم کی آزادی میں روک پیدا کر رہی ہے اور یہ امر اتحادی اقوام کے چارٹر کے خلاف ہے۔ آپ نے برطانیہ پر یہ الزام لگایا کہ وہ سوڈان کو مصر سے الگ رکھنے پر اصرار کر رہا ہے تاکہ وہاں پر بھی برطانوی اثر و نفوذ قائم رہے۔

لاہور میں فرقہ وارانہ فساد

لاہور ۱۹ مئی۔ آج بعض علاقوں میں پھر ۲۲ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ اکا دکا قتلوں کے علاوہ ایک آبادی پر حملہ ہوا۔ ایک ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ ایک مسلح ہجوم نے منتظم طریق سے وار کیا۔ اور بموں اور رائفلوں کا آزادانہ استعمال کیا۔ ۲ اشخاص ہلاک ہو گئے اور ۴ اشخاص شدید مجروح ہوئے۔ شہر کے اندرونی حصہ میں تین جگہ آگ لگائی گئی۔ ایک جگہ تو جلد قابو پا لیا گیا۔ لیکن دو مقامات پر آگ قابو سے باہر ہو گئی۔ جس کی وجہ سے آگ دور دور تک پھیل گئی۔ اور کافی نقصان ہوا۔ آج دن بھر تین اشخاص کو چھرا گھونپنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے گورنر پنجاب نے شہر کے فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا۔

ناگپور

ناگپور ۱۹ مئی۔ سی پی کے گورنر نے ایک خاص آرڈی نینس جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے چھرا گھونپنے اور قتل کی کوشش کرنے والوں کو موت یا عمر قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ یہ آرڈی ننس صوبہ میں بد امنی اور فساد کی روک تھام کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

احمدی مجاہدین کیلئے درخواست دعا

(۱) مکرم ملک عطاء الرحمن صاحب مجاہد فرانس کا اپریشن ہو چکا ہے۔ تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت تسلی بخش ہے البتہ کمزوری بہت ہے۔

(۲) مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ ارجنٹائن لنڈن میں بیمار ہیں۔ ان کا بایاں پھیپھڑہ مادہ دق سے ماؤف ہے (۳) مولوی عبدالخالق صاحب مغربی افریقہ میں ایک عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب ان تینوں مجاہدین کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (۴) لیگوس مغربی افریقہ میں مخالفین نے ہمارے خلاف ایک مقدمہ دیوانی کھڑا کر رکھا ہے۔ اور سماعت کی تاریخ مئی کے آخری ایام میں مقرر ہوئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔